سوال

(130)ایک جگہ بجماعت نماز عیدین ادا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت کے لوگ مع امام و سرداران جماعت آپس میں اتفاق کے ساتھ ایک عیدگاہ مقرر کرکے بہت روز سے نمازِ عیدین بجماعت ادا کرتے رہے۔ اسی اثناء میں عیدگاہ کے متصل رہنے والے، یعنی متولی اور جو شخص عیدگاہ کی نگرانی و حفاظت برابر کرتے تھے، ان سے کوئی افعال شنیعہ سرزد ہوا، اس لیے عام مسلمانوں کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ جس کے ساتھ شرعاً سلام و مصافحہ وغیرہ برتاؤ اسلام میں جائز نہیں، اگر وہاں ہم لوگ نمازِ عیدین پڑھنے کے لیے جائیں گے، اگر خاطراً اس کے ساتھ سلام وغیرہ کریں گے تو خداوند کریم کے نزدیک گنہگار ہوں گے، ورنہ خدا نخواستہ کوئی فساد پیدا ہونے کی امید ہے۔ اس لیے ان لوگوں نے مع اپنے امام و سرداران سب کے مشورہ واتفاق کے ساتھ دوسری جگہ پسند کرکے دین کی رونق و ترقی کے واسطے عیدگاہ مقرر کرکے نماز ادا کی ہے۔ آیا یہ ازروئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازِ عیدین میں تفریقِ جماعت نہ کریں، بلکہ سب لوگ ایک ساتھ مل کر پڑھیں۔ تفریقِ جماعت کی وجہ جو مندرجہ سوال ہے، وہ تفریقِ جماعت کی علت نہیں ہوسکتی۔ تفریقِ جماعت میں دین کی کونسی رونق و ترقی ہوسکتی ہے؟ ہاں جن لوگوں سے سلام و مصافحہ وغیرہ فی الواقع شرعاً ناجائز ہوں، ان سے سلام و مصافحہ وغیرہ ترک کردیں، تاکہ اس سے ان لوگوں کو تنبہ ہو۔

عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((الصوم يوم تصومون، والفطر يوم تفطرون، والأضحى يوم تضحون))[1]

فسر بعض أهل العلم هذا الحديث فقال: ''إنما معنى هذا الحديث أن الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس'' (ترمذي: ۱/۸۸) واللہ تعالیٰ أعلم

[ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اس دن ہے جب تم روزہ رکھتے ہو، عید الفطر اس دن ہے، جس دن تم (رمضان مکمل کرکے) روزہ چھوڑتے ہو اور عید الاضحی اس دن ہے، جس دن تم قربانی کرتے ہو۔

بعض اہلِ علم نے اس حدیث کا مفہوم یوں بیان کیا ہے: کہ روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا جماعت کے ساتھ اور لوگوں کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ ہونا چاہیے]

کتبہ: محمد عبد اللہ (۱۸ محرم ۱۳۲۷ھ)

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (٦٩٧) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٦٦٠)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 280

محدث فتویٰ